فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیگرام نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم بدھ
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۶ رجب ۱۳۹۰ھ - ۹ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۹ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۰۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کیلئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے

سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو تاکہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اِس تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں

"دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعّم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہونگے ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ ان کے طریقِ زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ اور یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا الآیہ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں اے مومنو اصبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رِبَاط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کیلئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد دو کام تھے ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں۔ آج کل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر انکو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمّے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔

یہ اشارہ اِس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں اور انکے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اسکے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲)

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۵ تبوک۔ بذریعہ ڈاک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۵ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● ربوہ ۸ تبوک۔ مبلغ گیمبیا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب وہاں کئی سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج ۸ ماہ تبوک (۸ ستمبر) بروز منگل شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس پہنچ رہے ہیں۔ احباب جماعت ساڑھے پانچ بجے شام ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

● ایبٹ آباد۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳ تبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳ ستمبر ۱۹۷۰ء بشریٰ صفدر صاحبہ بنت مکرم میجر محمد صفدر صاحب کاکول کے نکاح کا اعلان ہمراہ کیپٹن نذیر احمد صاحب ابن مکرم محمد فرید وائیں خاں صاحب جدون ساکن شیخ البانڈی خورد ایبٹ آباد بعوض دس ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

عبدالقدیر کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری
حال کاکول ایبٹ آباد

● ربوہ ۸ تبوک۔ محترم جناب ٹھیکیدار غلام رسول صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا تھا لیکن اب دو دن سے پھر طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

ربوہ میں یومِ دفاعِ پاکستان کی تقریبات

مساجد میں پاکستان کی مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کیلئے خصوصی دعائیں

جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیر شامی شہید کی ٹیموں کے مابین باسکٹ بال کا شاندار میموریل میچ

ربوہ — ربوہ میں ۶ ستمبر کو یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے دفاتر اور جملہ شعبہ جات میں نیز تمام تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ اُس روز نمازِ فجر کے بعد ربوہ کی جملہ مساجد میں پاکستان کی مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی نیز شہداء کی بلندیٔ درجات کے لئے اجتماعی دعا ہوئی۔ علاوہ ازیں اُس روز احباب شہداء کے قبرستان جا کر لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک غازی، میجر منیر شہید، کیپٹن نذیر شہید اور دیگر شہداء کی قبروں پر دعا کرتے رہے۔

۶ ستمبر کی شام کو یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی

باقی صفحہ ۸ پر

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر تبوک ۱۳۴۹ ہش

عیسائیت کے خلاف اسلام کی روحانی جنگ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳ر جولائی ۱۹۷۰ء (مطبوعہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۰ء) میں اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصّہ جس میں روس چین اور مشرقی یورپ کے ممالک شامل ہیں دہریت اور الحاد کا شکار ہو چکا ہے اُدھر عیسائیت چند ایک علاقوں کے سوا مغربی ممالک میں ناکام ہو چکی ہے۔ وہاں کے باشندے عیسائیت سے دستبردار ہو کر اب محض برائے نام عیسائی کہلاتے ہیں ورنہ فی الحقیقت عیسائیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اِس لئے احمدیت کو وہاں جس محاذ پر اسلام کی روحانی جنگ لڑنی ہے وہ دہریت کا محاذ ہے۔ البتہ اُن چند یورپی علاقوں کے کلیسیا نے جن میں عیسائیت کا ابھی کچھ اثر باقی ہے ایک اَور سرزمین میں اپنے آپ کو مضبوط کرنے اور اسے عیسائیت کا Base (بیس) بنانے کی دوڑ دھوپ شروع کر رکھی ہے اور وہ ہے افریقہ کی سرزمین۔ وہاں چرچ نے عیسائیت کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا دینے کیلئے مشنری سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ عیسائیت کو فروغ دینے کی ایک زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ وہاں احمدیت جس محاذ پر اسلام کی روحانی جنگ لڑ رہی ہے وہ عیسائیت کا محاذ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت کے خلاف اسلام کی روحانی جنگ کا فیصلہ اب افریقہ کی سرزمین میں ہو گا۔

یورپ اور افریقہ میں اِس نئی صورتِ حال کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد حضور نے افریقہ میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کا مقابلہ کرنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان فرمایا ہے اور افریقہ میں نئے سکول کھولنے اور نئے طبّی مراکز قائم کرنے کے لئے تعلیم یافتہ احمدی اساتذہ اور احمدی ڈاکٹروں کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ اِس کام کی سرانجام دہی کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ حضور نے اسلام کی روحانی جنگ کے اِن دو محاذوں پر اسلام کو فتحیاب کرنے سے متعلق جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ خود حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"جو بات مَیں نے آپ سے اِس وقت کہی ہے وہ خلاصۃً یہ ہے کہ اسلام کی جنگ سوائے احمدیت کے کسی اَور نے نہیں لڑنی۔ اور جو اسلام کی جنگ لڑی جانی ہے اُس کے بڑے محاذ دو ہیں (....) ایک دہریت اور لادینیت کا محاذ اور دوسرا نام نہاد عیسائیت کا محاذ۔ نام نہاد مَیں نے اِس لئے کہا ہے کہ عیسائیت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے لیکن مادی لحاظ سے اور دُنیوی طاقت کے لحاظ سے اس کا دنیا میں بڑا اثر و رسوخ ہے .... یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہو گا کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے سپین یا جنوبی امریکہ میں اِس طرح اکٹھے ہو جانا اور Counter Attack (جوابی حملہ) کے لئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی کوئی امید ہو"

(الفضل ۲۰ر اگست ۱۹۷۰ء)

تعلیمی اور طبّی میدانوں میں کلیسیا کی نئی سرگرمی کی وجہ سے فی زمانہ افریقہ میں جو صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے اور جس کا حضور نے اپنے خطبہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اس پر بعض دوسرے دردمند مسلمان بھی بہت فکرمند ہیں اور اِس بات کے متمنی ہیں کہ اِس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکلنی چاہیئے ورنہ یہ امر بعید نہیں ہے کہ وہ عیسائیت جو خود اپنے گھر میں ناکام ہو چکی ہے افریقہ کو بالآخر اپنا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ چنانچہ گزشتہ سال کراچی سے شائع ہونے والے انگریزی ماہنامہ "مسلم نیوز انٹرنیشنل" کے اپریل کے شمارہ میں ایک دردمند مسلمان کا مضمون شائع ہؤا تھا جس میں انہوں نے افریقہ کی اِس صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

"ایک وقت تھا کہ افریقہ کا برِّاعظم اسلامی تہذیب کا گہوارہ تھا لیکن فی زمانہ وہاں سامراجی طاقتوں نے مسلمانوں کی ثقافتی اقدار کو ملیامیٹ کرنے میں غضب ڈھا رکھا ہے۔ وہاں کی مقامی زبانوں کی ہیئت کو یا تو بالکل ہی بدل دیا گیا ہے یا پھر اُن کے رسم الخط کو تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ نئی نسلیں اسلامی کتابوں کا سرے سے مطالعہ ہی نہ کر سکیں۔ جو بھی علم وہ حاصل کرتے ہیں مغربی ذرائع سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ اِس طرح اسلام کی بگڑی ہوئی شکل ہی ان کے سامنے آتی ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان نوجوان یا تو عیسائیت کی آغوش میں جا رہے ہیں یا پھر دہریت کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں پر عیسائی مشنریوں کا قبضہ ہے۔ وہ اِس مقصد کے پیشِ نظر ہی ان اداروں کو چلا رہے ہیں کہ مسلمان نوجوانوں کی توجہ اسلام سے پھیر دی جائے۔" (مسلم نیوز انٹرنیشنل اپریل ۱۹۶۹ء صہ ۳۲)

مضمون نگار صاحب نے اپنے مضمون میں اِس تشویشناک صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مزید لکھا:۔

"موجودہ وقت کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ مسلمان خود مغربی زبانوں کو آلۂ کار بنا کے اِن مغربی محققین اور عیسائی پادریوں کے خلاف جوابی حملہ شروع کریں اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔"

(ایضاً)

حضور ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے اور حالات و واقعات کا خود موقع پر مطالعہ فرمانے کے بعد نہ صرف تعلیمی بلکہ طبّی میدان میں بھی موجودہ وقت کی اِس اہم ضرورت کو ہی پورا کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے اور بالخصوص احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کو اِس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اسلام کی جنگ سوائے احمدیت کے اَور کسی نے نہیں لڑنی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم ہی اس لئے فرمایا ہے کہ وہ ہر محاذ پر خواہ وہ دہریت اور الحاد کا محاذ ہو یا عیسائیت کا یا مذاہبِ باطلہ میں سے کسی اَور مذہب کا اسلام کی روحانی جنگ فتحمندی کے ساتھ لڑے اور اِس طرح اسلام کو دُنیا میں غالب کرے۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ بعض دردمند مسلمانوں کو اِس ضرورت کا احساس ہے لیکن اِس ضرورت کو پورا کرنا بجز جماعتِ احمدیہ کے اَور کسی کا کام نہیں اور وہی نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے دنیا کے ہر خطّہ میں اِس ضرورت کو پورا کرتی چلی آ رہی ہے اور کرتی چلی جائے گی تا آنکہ اسلام پورے کرّۂ ارض پر غالب آ جائے۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں عیسائیت افریقہ میں اِس زور سے حملہ آور ہوئی تھی کہ اس نے وہاں لاکھوں لاکھ باشندوں (مسلمانوں اور مشرکوں) کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنا لیا تھا۔ اور پادری یہ دعویٰ کرتے پھرتے تھے کہ افریقہ ہماری جیب میں ہے وہاں اسلام (نعوذ باللہ) کبھی غالب آ ہی نہیں سکتا۔ یہ جماعتِ احمدیہ ہی تھی جس نے بیسویں صدی کے اوائل میں مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں اسلام کے تبلیغی مشن قائم کرکے اور مدارس کھول کے وہاں عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کیا حتیٰ کہ خود عیسائی پادریوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی جدّوجہد کے نتیجہ میں افریقہ میں عیسائیت کی ترقی رُک گئی ہے اگر ایک افریقی باشندہ عیسائی ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں دس افریقی اسلام قبول کرکے اس کے حلقہ بگوش بن جاتے ہیں۔ اب کلیسیا نے ایک نئے جوش کے ساتھ ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ افریقہ میں عیسائیت کو فروغ دینے کی ٹھانی ہے تو اب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بروقت نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرا کے عیسائیت کے اِس نئے محاذ پر اسلام کو فتحیاب کرنے کے سامان فرما دیئے ہیں۔ انشاءاللہ العزیز اِس محاذ پر بھی عیسائیت بُری طرح شکست کھائے گی اسلام فتحیاب ہو گا اور برِّاعظم افریقہ میں غالب آ کر رہے گا اِس لئے کہ ذَالِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۞

قسط ۲

محبتِ الٰہی اور اُس کے حصُول کے ذرائع

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

محبتِ الٰہی کو پانے کے چند راستے یا ذرائع ہیں جن پر چل کر انسان اُس محبوبِ حقیقی کی محبّت کو پا سکتا ہے۔

سب سے پہلا ذریعہ خدا تعالےٰ کی ذات کو صحیح طور پر پہچاننا اور اس پر ایمان لانا ہے۔ دوسرا اس کے حسن وجمال پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ حُسن ایک ایسی چیز ہے جو غیر کے دل کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔ تیسرا احسان ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی صفات اور اس کی نعمائے عظیمہ پر صحیح طور سے واقفیت رکھنا۔

چوتھا ذریعہ خدا تعالیٰ کی محبّت کو پانے کا "دعا" ہے۔ یعنی انسان دعا کرے کہ اے میرے محبوب اگرچہ مَیں اس قابل نہیں ہوں کہ تُو مجھ سے پیار کرے لیکن مَیں تجھ سے یہ التجا کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کی طرف نظر نہ کر بلکہ مجھے معاف فرماتے ہوئے مجھ سے پیار و محبت کا سلوک کر۔

اُس محبوبِ حقیقی کی توجہ اس طرف پھیرنے کا پانچواں ذریعہ اُس کی راہ میں اپنی تمام طاقتوں یعنی مال، جان، وقت اور عقل کو خرچ کرنا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ
اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ذریعہ کو ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:-

"خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے اشعار میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے:-

وہی اسکے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ کرتے ہیں اس پر نثار

چھٹا ذریعہ استقامت ہے۔ یعنی اس کی راہ میں تھک کر عاجز نہ آ جائے یا کسی امتحان کے وقت پیچھے نہ رہ جائے۔ بلکہ اس کی راہ میں ایسی استقامت دکھلائے کہ وہ محبوبِ حقیقی اس سے ایسا خوش ہو کہ اس سے محبت کرنے آ جائے۔ کیونکہ ایسے انسانوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:-

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا
اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ
الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمالِ استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اُس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلّت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلّی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ باداباد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے اس سے خدا ملتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸)

ساتواں ذریعہ راستبازوں کی صحبت ہے جس سے انسان گویا اس دنیا میں ہی خدا تعالےٰ کو دیکھ لیتا ہے جس سے اسکے دل میں ایسی محبّت اور ایسا رجوع الی اللہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی اُس شخص سے محبت کرنے لگ جاتا ہے نیز راستبازوں اور اولیاء اللہ کا تو کام ہی یہی ہوتا ہے کہ وہ مخلوق کو اُس محبوبِ حقیقی سے جا ملاویں جیسا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:-

"انبیاء محبتِ الٰہی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں اور مخلوق اللہ کو اللہ تعالےٰ سے جا ملاتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

آٹھواں ذریعہ پاک کشف، پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ خود اس انسان کے دل میں اپنی محبّت ڈال دیتا ہے۔ نیز ایک انسان جب بے شمار مصائب اور تکالیف میں گھر جاتا ہے کہ جس وقت اُس محبوبِ حقیقی کو بعض دفعہ بھول جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ الہام یا کشف کے ذریعہ سے اس کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے اور اس سے محبّت کا سلوک کرتے ہوتے مصائب اور تکالیف سے نجات دیتا ہے۔

نواں ذریعہ اتباعِ صالحین۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہم خدا تعالیٰ کی محبّت کو پا سکتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ۔

دسواں ذریعہ توبہ۔ فرمایا:-

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ۔

کہ تم سب مل کر توبہ کرو۔ تا فلاح پا سکو۔ اور چونکہ انسان کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے اس لئے گویا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہاں یہ بتایا ہے کہ تم توبہ کے ذریعہ سے رضائے الٰہی حاصل کر سکتے ہو۔

ان تمام ذرائع کا مطالعہ کرنے کے بعد جو صراطِ مستقیم کی حیثیت رکھتے ہیں ایک انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جب تک ایک طالبِ محبتِ الٰہی ہر وقت اور ہر لمحہ اس کی محبّت کے حصول کے لئے کوشاں نہ رہے اور ہر وقت اس کا نام اس کی زبان پر جاری اور اس کے دل و دماغ پر حاوی نہ رہے اس کی محبّت کا حصول مشکل بلکہ محال ہے۔

اے ہمارے محبوب! ہم بہت کمزور ہیں —— اس قدر کمزور کہ اتنی ہمّت بھی نہیں پاتے کہ خود تیرا ہاتھ پکڑ سکیں۔ اس لئے تُو خود ہمارا ہاتھ پکڑ اور ان راہوں پر چلا جن پر چل کر ہم تیرا قرب حاصل کر سکیں۔

اللّٰھم اھدنا الصّراط المستقیم۔ اٰمین یا ربّ العالمین ؁

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قارئین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ان شاء اللہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۹ ہش/۱۹۷۰ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ:-

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔

۲- خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳- خدام کو اجتماع میں ہونیوالے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کیلئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان، بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

معتمد
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذکرِ محمودؓ

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض رُوح پرور پہلو!

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان بالخصوص حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت اور صاحبزادیوں کو کم و بیش تیس سال تک دارِ مسیح اور قصرِ خلافت میں حاضر ہو کر انگریزی پڑھانے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ یہ سعادت میرے لئے سرمایہ حیات اور موجبِ افتخار ہے۔ درس و تدریس کے اس زمانہ کے بعض واقعات جن کا تعلق حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت سے ہے، میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔ یہاں ان میں سے بعض کا ذکر کروں گا۔

تقسیم ملک کے وقت میرے بیوی بچے سرینگر (مقبوضہ کشمیر) میں تھے۔ میں قادیان سے موسمی تعطیلات کے آغاز میں سیالکوٹ آ چکا تھا اور نومبر ۱۹۴۷ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ منسلک ہونے کی وجہ سے لاہور سے چنیوٹ پہنچ گیا۔ کشمیر میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔ آمد و رفت بند تھی سلسلہ مواصلات عملاً مسدود ہو چکا تھا۔ جموں اور سرینگر سے مسلمانوں کو قافلوں کی صورت میں پاکستان بھجوانے کا بہانہ بنا کر شہید کیا جا رہا تھا۔ نومبر والا "تاریخی کنوائے" جس میں مسلمانوں کے چیدہ چیدہ اور تعلیمیافتہ لیڈر بھی شامل تھے جموں اور سیالکوٹ کے درمیان تہ تیغ ہو چکا تھا۔ اس خونچکاں حادثہ کے بعد ریاست کے اندر موجود مسلمانوں پر خوف و ہراس طاری تھا۔ ہمتیں پست ہو چکی تھیں اور پاکستان کا قصد کرنا اس وقت عمداً موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ریاست کے مسلمانوں کو زندگی کے بقیہ ایام اب وہیں گزارنے ہوں گے۔ ملک ہی تقسیم نہ ہوا اس کے باشندے بھی منقسم ہو چکے تھے اس یاس و الم کے عالم میں میں نے حضورؓ کی خدمت میں اپنے گھر والوں کی سلامتی اور پاکستان پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضورؓ نے جواباً فرمایا۔

"میں نے دعا کی ہے۔ انشاء اللہ آپ کے بیوی بچے آپ کے پاس پہنچیں گے۔"

رسل و رسائل کا سلسلہ تو منقطع ہو ہی چکا تھا۔ کئی ہفتوں تک اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں متواتر تشویشناک تھیں اور طبعاً وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری مایوسی بھی بڑھتی گئی۔ میں نے پھر حضورؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ پہلے سے بھی زیادہ زوردار اور پُرشکوہ انداز میں لکھا ہوا جواب آیا کہ:۔

"انشاء اللہ آپ کے گھر والے ضرور آئیں گے۔"

اب خدا کا کرنا یوں ہوا کہ مذکورہ قافلے کی تباہی نے ہندو مہاسبھائیوں کو وقتی تسکین تو دیدی لیکن ریاست کا وقار خاک میں مل گیا۔ بدنامی کے اس داغ کو مٹانے کیلئے حکومت نے خود کوشش کر کے سرکاری طور پر ایک کنوائے کا انتظام کیا جسے غیر متوقع طور پر پوری حفاظت کے ساتھ سرینگر سے سیالکوٹ پہنچا دیا گیا۔ اچانک بخیریت پاکستان پہنچنے والے اس پہلے اور آخری قافلہ میں خاکسار کے بیوی بچے بھی شامل تھے جس قدر تردد اور تگ و دو کے بعد اس قافلہ کی ترسیل کا انتظام ہوا۔ اور جس قدر بظاہر مایوس کن حالات میں میرے گھر والوں کو اس میں جگہ ملی اور جس گھبراہٹ اور بے چینی کے عالم میں وہ یہاں پہنچے وہ ایک الگ داستان ہے۔ مگر حضورؓ نے مذکورہ قافلہ کی (جس کے چلنے کی کسی ذریعہ سے یہاں کوئی اطلاع نہ مل سکتی تھی) اسلئے گو سے ایک ہفتہ قبل ہمارے ہی خاندان کے ایک محترم بزرگ جو کشمیر سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے اور رتن باغ میں مقیم تھے میری بیوی کو ان کے ساتھ نہ پا کر فرمایا

"ہیں! امۃ الحی نہیں آئی؟"

گویا حضور ان نو وارد مخلصین کو ملے تو ضرور لیکن ملتے ہی جو استفسار کیا وہ میرے گھر والوں ہی کے متعلق تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جہاز میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کو ساتھ نہیں لایا جا سکا لیکن اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورؓ کی یہ پیشگوئی کہ "انشاء اللہ امۃ الحی ضرور آئے گی" انتہائی ناسازگار اور مایوس کن حالات میں پوری ہو گئی۔ الحمد للہ

سکول چنیوٹ سے ربوہ آ گیا۔ رہائشی مکانوں کی قلت تھی لیکن حضورؓ نے حضرت سیدہ اُم متین مدظلہا کے توسط سے ازراہ شفقت سکول کے کوارٹرز مکمل ہو جانے تک محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سلمہ والی کوٹھی ہمارے سپرد کئے رکھی۔

انہی دنوں کا واقعہ ہے ہم ابھی اسی کوٹھی میں مقیم تھے کہ میری بچی امۃ القیوم سلمہا کی بسم اللہ کروانے کا موقع آ گیا۔ ان دنوں حضورؓ کی طبیعت ناساز تھی۔ حضرت سیدہ ام متین مدظلہا نے حضور کی صحت کے پیش نظر ارادہ کیا کہ وہ خود ہی "بسم اللہ" کروا دیں گی لیکن میری موجودگی میں میری خواہش کا انہوں نے حضورؓ سے ذکر کر دیا۔ میں ابھی گھر پہنچا ہی تھا کہ انکا پیغام آ گیا کہ ہم ابھی امۃ القیوم کو حضور کے ہاں پہنچا دیں۔ میری بیوی بچی کو ساتھ لیکر حاضر ہوئیں تو معلوم ہوا کہ حضور نے فرمایا کہ "وہ روزانہ میرے بیوی بچوں کو پڑھائیں اور میں خود ان کی بچی کو بسم اللہ بھی نہ کرواؤں یہ نہیں ہو سکتا۔ میں خود بسم اللہ کراؤں گا۔" یہ واقعہ حضورؓ کی نظرِ عنایت اور قدردانی اور ذرہ نوازی کا عملی ثبوت ہے اور اس بلند مقام کی نشاندہی کرتا ہے جو حضورؓ کے نزدیک استاد کا ہے۔

اس بسم اللہ کے موقع پر (اور یہ بات میری بچی کو آج تک یاد ہے) جب حضورؓ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہلوانے کے بعد الف۔ ب ت تک پڑھا دیا اور اسے دُہرا کر بچی کو فارغ کرنا چاہا تو بچی نے سادگی سے بیساختہ طور پر کہہ دیا کہ "بس" یعنی بس اتنا تھوڑا ہی پڑھانا تھا۔ شاید وہ غیر شعوری طور پر اس ماحول میں اپنے قیام کو لمبا کرنا چاہتی تھی۔ مخصوص شگفتہ انداز سے حضورؓ نے فرمایا کہ

"یہ سمجھتی ہے جس طرح اس کے ابا صفحوں کے صفحے پڑھاتے ہیں میں بھی شاید اسے اتنا ہی پڑھاؤں گا۔"

حضورؓ کو اپنے بچوں اور بچیوں سے شدید محبت تھی۔ اس کا بیساختہ اظہار جو گاہے گاہے میں دیکھتا اور محسوس کرتا رہا بذاتِ خود حضورؓ کی سیرت کا ایک روح پرور پہلو ہے۔ ایک مرتبہ کا اثر تو ناقابلِ فراموش ہے ان دنوں میں سیدہ امۃ القیوم سلمہا (بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلّمہٗ) کو بھی (دیگر خواتین مبارکہ کے علاوہ) پڑھایا کرتا تھا۔ یہ ان کی شادی سے پہلے سیدہ محترمہ ام طاہرؓ کے مکان کا واقعہ ہے۔ حضورؓ کہیں باہر کے سفر سے مراجعت فرما ہوئے میں کمرہ کے اندر بیٹھا پڑھا رہا تھا۔ باہر صحن میں مستورات تھیں۔ چھوٹے بڑے متعدد افراد۔ حضور کا دروازہ کھول کر صحن کے اندر قدم رکھنا اور السلام علیکم کہنا ہی تھا کہ یکدم دلی محبت اور مسرت سے لبریز بے ساختہ زبان سے نکلی ہوئی آوازیں "ابا جان! ابا جان!" آنے لگیں۔ میں نے اندر بیٹھے ہوئے اس خوشگوار ماحول کو محسوس کیا۔ اور ذہناً ان کی مسرت سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ چھوٹے بڑے حضورؓ سے والہانہ طور پر لپٹنے لگے اور وفورِ محبت سے بیتاب ہونے لگے۔ اخلاص، محبت، ادب اور بے تکلفی کا جو ماحول میں نے اس وقت پایا اس کی مسرت انگیز کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اس نظارہ کی لذت سے آج تک میری روح سرشار ہے۔

صحن میں موجود بچوں اور بچیوں سے محبت بھرے الفاظ کے تبادلہ کے بعد حضورؓ اس کمرہ میں تشریف لائے جہاں سیدہ امۃ القیوم سلمہا مجھ سے پسِ پردہ پڑھ رہی تھیں۔ حضورؓ ان سے پدرانہ شفقت اور محبت سے ملے اور پھر خاکسار کو بھی شرفِ مصافحہ اور دیدار بخشا۔

گھر میں صاحبزادیوں کے ساتھ حضورؓ کا جس قسم کا سلوک تھا اس میں اس قسم کی تفریق کرنا کہ ان میں سے کس کے ساتھ حضورؓ کا خاص اور منفردانہ برتاؤ تھا، مشکل تھا۔ ایک مرتبہ اس زمانہ کی ایک قابلِ قدر شاگرد سے میں نے اپنے اس تاثر کی تصدیق کروانی چاہی کہ شاید حضورؓ ان سے ہی باقی سب بہنوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے اس حقیقت کا اظہار کیا کہ "صرف میں ہی نہیں بلکہ ہر صاحبزادی یہی سمجھتی ہے کہ ابا جان اسے ہی سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ گویا ہر ایک سے ایسا شدید محبت کا سلوک ہے کہ ہر ایک اپنے آپ کو بجا طور پر دوسری بہنوں سے حضور کی زیادہ چہیتی سمجھتی ہے...... "

اپنی جسمانی اولاد سے اس طرح بھرپور محبت کرنے والا یہ باپ اپنی روحانی اولاد کا بھی اسی طرح محبوب اور محترم باپ تھا اور اس کی روحانی اولاد کا ہر فرد اس کی جسمانی اولاد کی مانند یہی سمجھتا تھا کہ حضورؓ کا اس کے ساتھ خاص منفرد اور امتیازی سلوک ہے اور وہی حضورؓ کا خاص الخاص خادم ہے۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ پہلے سے اس کی صفات گنوا کر کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فرما چکا تھا اور حضور رؤف رحیم اور رب کی صفات سے متصف تھے۔

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ بندشِ پیشاب بیمار چلی آ رہی ہیں دوستوں اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد الدین لائبریرین علمدار حسین اسلامیہ کالج ملتان)

قسط نمبر۲

بائیبل کے متعلق امریکی عوام کے خیالات کا ایک جائزہ

سید جمیل احمد صاحب طارق ابن مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ

۱۹۶۶ء کے اعداد و شمار کی رو سے ۳۳ فی صد کالج گریجویٹ کے نزدیک بائیبل ایک عظیم ادبی تخلیق ہے۔ جبکہ ۱۹۵۲ء میں ۲۶ فیصد کالج گریجوایٹ نے یہی جواب دیا تھا بحیثیت مجموعی یہ رجحان حیرت انگیز نہیں ہے۔ کیونکہ بائیبل کی تعلیم دینے والے بہت سے کالج اور یونیورسٹیاں اس کے اسباق کو اپنے شعبۂ اسانیات یا شعبۂ ادبیات میں شمار کرتی ہیں اگرچہ دینیات کے اسباق اعلیٰ تعلیم کی لادینی درسگاہوں میں پڑھائے جا رہے ہیں۔

اس جائزے کے اعداد و شمار اس نتیجہ کو ثابت نہیں کرتے کہ زیادہ تعلیم کے باعث امریکی عوام مذہب سے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں اس کے باوجود جائزہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ہمارے کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں کے مذہبی خیالات اور الہام پر ایمان میں گونا گوں کمی واقع ہو چکی ہے۔ یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ گذشتہ جائزے میں اس طبقہ نے دوسرے طبقوں سے زیادہ اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ان کے بچوں کو کچھ نہ کچھ مذہبی تعلیم ضرور ملنی چاہیئے۔

دوسرا سوال جو پوچھا گیا وہ یہ تھا کہ آپ نے کبھی بائیبل کا مطالعہ کیا ہے؟ اور اگر کیا ہے تو کتنی بار؟ مخصوص جوابات کے حصول کے لئے سوال یوں پوچھا گیا تھا کہ گذشتہ بارہ ہفتوں میں آپ نے کتنی بار بائیبل کو پڑھا؟ اس دوسرے سوال کے چھ ممکن جواب ہو سکتے تھے۔ (ا) بائیبل کبھی نہیں پڑھی (ب) تقریباً کبھی نہیں پڑھی۔ (ج) کئی ہفتوں میں ایک آدھ بار (د) ہفتہ میں تقریباً ایک یا دو بار (ہ) ایک ہفتہ میں تین سے چھ بار۔ (و) عموماً روزانہ۔ ان جوابات سے بائیبل پڑھنے کے التزام کا اچھا خاصا اندازہ ہو جاتا ہے۔

گو امریکی عوام اس کثرت سے بائیبل کا مطالعہ نہیں کرتے جس طرح کہ ان کے آباؤ اجداد کرتے تھے لیکن جائزے نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ بائیبل پڑھنے کا رجحان اب بھی عام ہے۔ ۱۹۵۲ء میں عام طور پر ۴۲ فیصد امریکی عوام بائیبل کا مطالعہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور کرتے تھے اور ۱۲ فیصد روزانہ اس کا مطالعہ کرتے تھے جبکہ ۱۲ فیصد نے اسے کبھی نہیں پڑھا بقیہ افراد نے اسے کئی ہفتوں بعد ایک آدھ بار پڑھا (یعنی ۲۲ فیصد نے) یا در حقیقت کبھی نہیں پڑھا (یعنی ۲۸ فی صد نے)

۱۹۶۶ء میں امریکی عوام کے ان اعداد و شمار میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں ہوئی۔ ۱۴ فیصد امریکی عوام نے کہا کہ وہ بائیبل کا روزانہ مطالعہ کرتے ہیں ۹ فی صد نے جواب دیا کہ وہ بائیبل کبھی نہیں پڑھتے۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر تبدیلی کیتھولک میں واقع ہوئی ہے۔ ۱۹۶۶ء میں ۳۵ فی صد نے جواب دیا تھا کہ وہ نہیں کہ وہ کتنی بار بائیبل کو پڑھتے ہیں جبکہ ۱۹۵۲ء میں صرف ۱۴ فی صد کا یہی جواب تھا غالباً اس تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ کیتھولک مسیحی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جب گرجا میں عبادت کے وقت بائیبل کا درس دیا جاتا ہے تو گویا وہ بھی بائیبل پڑھنے میں شامل ہوتے ہیں۔ چونکہ عبادت کو سمجھنا اور پوری توجہ دینا بہت مشکل ہے یقیناً اس میں حیرت کی بات نہیں کہ ۳۵ فیصد کا جواب یہ تھا کہ وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کتنی بار بائیبل کو پڑھا جبکہ ۱۹۵۲ء میں اکثر کیتھولک کے نزدیک بائیبل کے مطالعہ سے یہ مراد تھی کہ اسے ہاتھوں میں پکڑیں اور پھر ہاں خود بچشم خود اسے پڑھیں

ان میں سے ایک اعداد و شمار تو اس خطرناک رجحان سے خبردار کر رہے ہیں کہ معیارِ تعلیم زوال پذیر ہے اور دینی عقائد انحطاط کا شکار ہو رہے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں ۸ فیصد کالج گریجوایٹ نے آگاہ کیا تھا کہ انہوں نے بائیبل کو کبھی بھی نہیں پڑھا جبکہ ۱۹۶۶ء میں تناسب بڑھ کر ۱۴ فیصد تک جا پہنچا۔

۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۶ء کے جائزوں سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ بائیبل پڑھتی ہیں۔ اسی طرح عمر رسیدہ لوگ نوجوانوں سے زیادہ بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور وہ جنہوں نے کالج میں تعلیم حاصل کی ہے ان سے کم تعلیمیافتہ بائیبل کو زیادہ پڑھتے ہیں۔ اگرچہ یہ جائزہ بائیبل کے معین اور مسلسل مطالعہ کے رجحان کی نشاندہی نہیں کرتا پھر بھی اس سے دو نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ اول یہ کہ ان امریکی عوام کی اوسط جو بائیبل کو خدا کا الہامی کلام تصور کرتے ہیں ان امریکی عوام کی اوسط کے برابر ہے جو کسی نہ کسی مذہبی نظریئے یعنی وجود باری تعالیٰ تثلیث اور الوہیت مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ دوم یہ کہ اگرچہ اس جائزے میں پیشہ اور تعلیمی قابلیت کا خیال رکھا گیا ہے لیکن پھر بھی کثرت سے بائیبل کا مطالعہ کرنا۔ اس اعتقاد و ایمان کا جزو ہے۔ جس پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ البتہ کیتھولک اور کالج گریجوایٹ پر یہ اصول چسپاں نہیں ہوتا

نتیجتہً کہا جا سکتا ہے کہ وہ افراد جو بائیبل کو خدا کا کلام انسان کے لئے سمجھتے تھے وہ اسے پڑھتے تھے اور جو اسے محض ایک ادبی تخلیق تصور کرتے تھے ان کی توجہ اس کے مطالعہ کی طرف برائے نام تھی۔"

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

چودھواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء تبوک ۱۳۴۹ ہش بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام مالیر نز دگرانڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا بھی اجتماع ہوگا۔ اس سہ روزہ اجتماع میں خدام و اطفال کے لئے علمی اور جسمانی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔

کراچی کے تمام خدام سے گذارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ دیگر مجالس خاص طور پر سندھ کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ بھی مجلس کے خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ضروری اعلان

محترم محمد صادق صاحب بیت انسپکٹر بہشتی مقبرہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۰ء سے راولپنڈی اور صوبہ سرحد کا دورہ فرما رہے ہیں متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا تعاون فرما کر ممنون فرمادیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز
ربوہ

ہوا شائع

چالیس سال پرانی بواسیر غائب

"میں ۱۹۳۰ء سے بواسیر خونی میں مبتلا تھا۔ بہت علاج کیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوتا تھا آخری اپریل ۱۹۶۹ء میں آپ کی PILES CURE کھانا شروع کی تو ایسا معلوم ہوا کہ مرض کبھی ہوا ہی نہ تھا۔ مسے اب بالکل غائب ہو چکے ہیں اور بفضل خدا بالکل آرام ہے خدا آپ کو جزائے خیر دیوے"۔

(اقتباس از چٹھی مکرم عبدالرؤف صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ ڈی۔ ای۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کوٹلہ ہیراں سیالکوٹ)

"پائلز کیور" مکمل کورس چار کیپسول ۵ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

ملتی جلتی نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے۔

پیشکردہ:۔ کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ک ۳ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر سوراجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

نتائج فضل عمر درس القرآن کلاس

امتحان منعقدہ ماہ ظہور ۱۳۴۹ ہش

(قسط نمبر ۲)

نتیجہ طالبات معیار اول

نمبر شمار	نام طالبات		نمبر حاصل کردہ
۱	جمیلہ امجد	بنت امجد علی صاحب راولپنڈی	۱۱۵
۲	بشریٰ گلزار	بنت سید گلزار احمد شاہ صاحب "	۱۰۰
۳	نسیم فرحت	" سید تفضل حسین شاہ صاحب لائلپور	۱۱۳
۴	زاہدہ نزہت	" ظہور علی شاہ صاحب سمندری	۱۲۷
۵	فرحت افزا	" چوہدری علی محمد صاحب چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور	۱۵۴
۶	نسیم شاہدہ	" محمد انعام اللہ صاحب ملتان	۱۷۲
۷	نصرت رحمٰن	" عبدالرحمٰن صاحب لائلپور	۱۵۱
۸	نصرت جہاں	" ماسٹر عبدالحق صاحب ساہیوال	۱۷۴
۹	مسرت جہاں	" " " "	۱۷۸
۱۰	امۃ الحفیظ بشریٰ	" ملک برکت اللہ صاحب "	۱۵۰
۱۱	شاہدہ لطیف مرزا	" محمد لطیف مرزا لاہور	۱۵۵
۱۲	فرحت جاوید	" چوہدری عبدالمالک "	۱۵۴
۱۳	ستارہ حمید	" مرزا عبدالقیوم صاحب "	۱۷۱
۱۴	نعیم فردوس	" عطاء الرحمٰن صاحب "	۱۱۹
۱۵	صبیحہ	" محمد سعید صاحب "	۱۸۵
۱۶	امۃ الحکیم	" وزیر محمد صاحب "	۱۴۳
۱۷	امۃ الوہاب	" وزیر محمد صاحب "	۱۱۵
۱۸	وسیمہ مسلم	" چوہدری رحمت علی مسلم سرگودھا	۱۶۵
۱۹	امۃ الرشید طاہرہ	" شیخ دین محمد صاحب "	۱۱۹
۲۰	کرامت النساء	" محمد شالم صاحب "	۱۳۹
۲۱	سلمیٰ قریشی	" قریشی محمود الحسن صاحب "	۱۴۲
۲۲	شمیم لطیف	" ڈاکٹر عبداللطیف صاحب "	۱۶۶
۲۳	بشریٰ صدیقہ	اہلیہ چوہدری ریاض احمد صاحب "	۱۵۶
۲۴	مبارکہ بیگم	بنت محمد السلطان صاحب پشاور	۷۱۱
۲۵	امۃ الکریم	" محمد عبداللہ خلیلی صاحب جھنگ صدر	۱۸۰
۲۶	نعیمہ میر	" میر اللہ بخش صاحب تسنیم گوجرانوالہ	۱۷۵
۲۷	نصیرہ صادقہ	" مولوی غلام مصطفیٰ صاحب "	۱۸۱
۲۸	سیدہ جبیں	" شیخ محمد علی صاحب شیخوپورہ	۱۲۶
۲۹	امۃ المجید ملک	" ملک دوست محمد صاحب بہاول نگر	۱۵۵
۳۰	محسنہ	" چوہدری غلام رسول صاحب ربوہ	۱۷۷
۳۱	مبارکہ	" " " " "	۱۶۶
۳۲	عظمیٰ خان	" خان عبداللطیف خان صاحب "	۱۰۴
۳۳	امۃ الحی مرزا	" حکیم فیروز الدین صاحب "	۱۳۷
۳۴	اہلیہ بیگم	" چوہدری صدر الدین صاحب "	۱۲۸
۳۵	حمیدہ اختر	" ملک فضل الدین صاحب "	۱۵۴
۳۶	بشریٰ خان	" محمد ابراہیم خان صاحب "	۱۴۵
۳۷	رشیدہ پروین	" چوہدری غلام احمد صاحب "	۱۱۵
۳۸	امۃ الکریم نصرت	" ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب "	۱۲۳
۳۹	امۃ المعبود	" سید داؤد احمد صاحب "	۱۸۴
۴۰	امۃ النصیر مرزا	" مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم "	۱۱۵
۴۱	صالحہ بشریٰ	" چوہدری ہدایت اللہ صاحب "	۱۳۵
۴۲	منورہ ناصرہ	" " " "	۱۴۶
۴۳	امۃ الحکیم [illegible]	" مولانا ابو العطاء صاحب "	۱۸۷ سوم
۴۴	امۃ الشکور	بنت عبدالرحمٰن خان صاحب ربوہ	۱۱۲
۴۵	امۃ الرفیق	" فضل حق صاحب قریشی "	۱۹۰ اوّل
۴۶	امۃ الرؤف	" محمد اسحٰق صاحب "	۱۸۰ دوم
۴۷	انیس شہناز بٹ	" خواجہ محمد امین صاحب "	۱۶۹
۴۸	امۃ اللطیف	" چوہدری وزیر محمد صاحب "	۱۳۴
۴۹	خالدہ مبارکہ	" مولوی تاج الدین صاحب "	۱۶۵
۵۰	امۃ الرشید عابدہ زیدی	" صوفی خدا بخش صاحب "	۱۸۲
۵۱	امۃ الحفیظ منصورہ	" ابوالفضل محمود صاحب "	۱۵۳
۵۲	قانتہ شاہدہ	" چوہدری محمد یوسف صاحب "	۱۴۸
۵۳	بشریٰ نعیمہ	" چوہدری [illegible] احمد صاحب "	۸۰
۵۴	امۃ الجمیل	" عنایت اللہ صاحب "	۱۰۹
۵۵	امۃ السلام حیٔ	" خواجہ عبدالحی "	۱۲۱
۵۶	عزیزہ خورشید	" زوجہ محمد احمد صاحب لودھی "	۱۱۳
۵۷	بشریٰ ایاز	" مختار احمد ایاز صاحب "	۱۱۵
۵۸	امۃ النصیر ملک	" ملک مبارک احمد صاحب "	۱۵۱
۵۹	بشریٰ عنبر	" شیخ محمد حسین صاحب "	۱۳
۶۰	قمر النساء	" ضیاء الدین صاحب "	۱۳۴
۶۱	امۃ العزیز حسین	" شیخ محمد حسین صاحب "	۹۵
۶۲	ناصرہ جمیل	" احمد دین جمیل صاحب "	۱۱۴
۶۳	جمیلہ بشیر	" بشیر احمد صاحب "	۱۷۲
۶۴	فرحت باجوہ	" احمد حسین صاحب باجوہ "	
۶۵	حفیظہ صادقہ	" حافظ بشیر الدین صاحب "	۱۵۷
۶۶	نعیمہ فرحت	" مولوی امام دین صاحب "	۱۲۶
۶۷	حدیقہ ندرت	" محمد سعید انصاری صاحب "	۱۳۲
۶۸	امۃ الباسط	" ملک سیف الرحمٰن صاحب "	۱۵۸

(باقی)

"وقف جدید۔ نام ہے احیائے دین کا!"

وقف جدید کے مالی سال کے ختم ہونے کو اب صرف چار ماہ باقی ہیں۔ بعض جماعتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسے افراد اور جماعتوں کی ہے۔ جن کے وعدے ہنوز تشنۂ تکمیل ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ خیال رکھیں۔ کہ اسلام کی حیات نو قرآن مجید اور اس کی تعلیم سے وابستہ ہے اور قرآن کریم کو پھیلانے والے اور اسکی تعلیم کو عام کرنے والوں کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اب جبکہ اسلام کی سربلندیوں کا زمانہ قریب ہے۔ ہمیں اپنی جدوجہد کو اور تیز کرنا چاہیئے۔ ؎

وقف جدید نام ہے احیاءِ دین کا
جذبِ دروں کا۔ نور کا۔ علم ویقین کا
بیداریٔ نظر کا تقاضا ہے یہ کہ آج
قائم عَلَم ہو نقشۂ دینِ متین کا
"والتّین" ۔ کا ہو جلوۂ خوش رنگ ہر طرف
ہر شہر۔ ایک عکس ہو۔ "بلدالامین" کا
ہر اک زبان سے نعرۂ توحید ہے بلند
ڈنکا بجا ہے رحمۃٌ للعٰلمین کا
آخر ہے وقت آیا۔ اب اعلان کیجئے
اسلام کی حیات کا۔ فتح مُبین کا

(ناظم مالی)

درخواست دعا ۔ مکرم شیخ فیروز الدین صاحب آف بہاولنگر پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت خطرناک ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ (نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ گذشتہ ۵ ماہ سے بیماری بعض عوارض میں کچھ افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک کلی صحت نہیں ہوئی۔ مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی عاجل و کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا رفیق احمد عابد لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۳۱

میں ملک محمد اسلم ولد غلام الدین صاحب قوم تیلی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۳ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۔ ۹ ۔ ۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ملک محمد اسلم چک ۹۳ ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور

گواہ شد:- عبد الرشید نعیم چک ۹۳ ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- عبد الغنی قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۳ ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۱۷۹

میں سعیدہ بیگم عبد القدیر چیمہ صاحب قوم وڑائچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۔ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سعیدہ بیگم محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:- عبد القدیر خاوند موصیہ ربوہ

گواہ شد:- عبد الرحیم چیمہ پنشنر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۸۰

میں سلیمہ بیگم زوجہ عبد الرحیم صاحب چیمہ قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۔ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۱۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سلیمہ بیگم محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:- عبد الرحیم چیمہ خاوند موصیہ ربوہ

گواہ شد:- عبد القدیر ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۸۲

میں کبیر احمد بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت اکونٹنٹ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوساکا ڈاک خانہ لوساکا ملک زیمبیا افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۲۵/- روپے سالانہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- (دستخط انگریزی) کبیر احمد۔ پوسٹ بکس ۲۳۱ لوساکا زیمبیا افریقہ۔

گواہ شد:- (دستخط انگریزی) عبد السلام بھٹی۔ سیکرٹری مال دار الصدر شمالی۔ ربوہ۔

گواہ شد:- مبارک احمد۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۸۳

میں بشیر بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۔ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بشیر بیگم دار الرحمت غربی مکان ۱۳/۹ ربوہ

گواہ شد:- غلام احمد خاوند موصیہ ربوہ

گواہ شد:- محمد الدین صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۴

میں نذیرہ بیگم زوجہ محمد الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جالپور ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۔ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور ۲ ایکڑ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

حق مہر وصول شدہ بصورت زیور

زیور ۵ تولے ۱۱ ماشہ مالیتی ۲۹۶۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نذیرہ بیگم ساکن جالپور ۵ P.O دربار خان مری۔ ضلع نواب شاہ

گواہ شد:- عبد اللطیف جالپور سندھ

گواہ شد:- نسیمہ نگہت صدر لجنہ اماء اللہ جالپور سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۵

میں مبشر ناصر احمد ولد مبارک احمد ارشاد قوم ککے زئی افغان پیشہ طالبعلمی عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی ۱۶۷/- روپے

میں اپنی مندرجہ ذیل بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مبشر ناصر احمد ۹/۷۶۹ دستگیر سوسائٹی۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد:- ایم اسلم امتیاز۔ نائب سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

گواہ شد:- مبارک احمد ایڈیشنل سیکرٹری وصایا کراچی۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ربوہ میں یومِ دفاعِ پاکستان کی تقریبات

(بقیہ صفحہ اوّل)

طرف سے شہداء کی یاد میں جنرل اختر حسین ملک غازی اور بریگیڈیر شامی شہید کی ٹیموں کے مابین ایک شاندار اور دلچسپ میموریل میچ تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ پر کھیلا گیا۔ اس میچ میں سرگودہا ڈویژن کے چنیدہ اور نامور کھلاڑیوں نے حصہ لیا اس میچ کے مہمانِ خصوصی کرنل (ریٹائرڈ) ایم۔ایم تشفیع تھے۔ آپ کے تشریف لانے پر سوا پانچ بجے شام میچ کا آغاز ہوا۔ میچ سے قبل آنریری سیکرٹری سرگودہا ڈویژن چوہدری محمد علی صاحب نے مہمانِ خصوصی سے دونوں ٹیموں کا تعارف کروایا۔ تعارف کے بعد باقاعدہ میچ کا آغاز ہوا۔

درمیانی وقفہ تک جنرل اختر حسین ملک غازی کی ٹیم نے بریگیڈیر شامی شہید کی ٹیم سے ۶ پوائنٹ زیادہ بنائے تھے۔ دونوں ٹیموں کا سکور ۲۵ اور ۱۹ تھا۔ وقفہ کے بعد جب دوبارہ میچ شروع ہوا تو بریگیڈیر شامی شہید کی ٹیم کے کھلاڑی شاہد سعدی جو اس سے پہلے گراؤنڈ سے باہر بیٹھ کر اپنی ٹیم کو کھلا رہے تھے میدان میں آ گئے۔ شاہد سعدی جو ملک گیر شہرت کے حامل کھلاڑی ہیں کے میدان میں آنے سے شائقین کا خیال تھا کہ اب میدان شامی شہید کی ٹیم کے ہاتھ رہے گا لیکن جنرل اختر حسین ملک غازی کی ٹیم نے اپنے ڈیفنس کو اور مضبوط کیا اور اس کے کھلاڑی شاہد سعدی کے ہر حملہ کو ناکام بناتے رہے۔ اُدھر جنرل اختر حسین ملک کی ٹیم کے شمیم اور فاروق نے سکور کرنے کی رفتار میں کمی نہ آنے دی اور سکور کا فرق ۱۷ تک پہنچا دیا۔

میچ کے آخری تین منٹوں میں بریگیڈیر شامی شہید کی ٹیم نے میچ جیتنے کے لئے آخری اور بھرپور کوشش کی۔ انہوں نے کمال پھرتی سے مخالف گول پر لگاتار کئی حملے کئے اور میچ ختم ہونے تک سکور کا فرق جو پہلے ۱۲ تک پہنچ گیا تھا صرف تین رہ گیا اس طرح یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر کھیلا جانے والا یہ دلچسپ میچ جنرل اختر حسین ملک غازی کی ٹیم نے ۴۶ کے مقابلہ میں ۴۹ پوائنٹس سے جیت لیا۔ اگر یہ میچ ایک منٹ اور جاری رہتا تو شاہد سعدی اور اعزاز رسول بازی بازی لے جانے میں یقیناً کامیاب ہو جاتے۔

میچ کے اختتام پر مہمانِ خصوصی مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایم۔ایم تشفیع صاحب نے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے انعامات کی تقسیم کے بعد اپنے خطاب میں جنرل اختر حسین ملک۔ بریگیڈیر شامی شہید اور جنگِ ستمبر ۱۹۶۵ء کے دوسرے شہداء کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آپ نے ان کی بہادری کے بعض کارنامے بھی بیان فرمائے۔ آپ نے سرگودہا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی طرف سے اس میچ کے اہتمام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

آخر میں چوہدری محمد علی صاحب آنریری سیکرٹری سرگودہا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن نے بھی شہداء کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مہمانِ خصوصی محترم کرنل تشفیع صاحب۔ کھلاڑیوں۔ مہمانانِ کرام اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم کرنل صاحب نے شہداء کے لئے دعا کرائی۔

سرگودہا ڈویژن کی یہ چنیدہ ٹیمیں ان کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں:۔

جنرل اختر حسین ملک غازی

نیاز احمد۔ شمیم احمد۔ فاروق حفیظ عرفان احمد۔ رشید احمد۔ سید خالد۔ طاہر۔

بریگیڈیر شامی شہید

شاہد سعدی۔ اعزاز رسول۔ حفیظ الرحمٰن۔ محمد طفیل۔ برہان متین سید قاسم۔ کلیم اللہ۔

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۲ ستمبر سے شروع ہو جائے گا جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ ۸ بجے صبح انٹرویو کے لئے جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔

انٹرویو سے قبل فارم داخلہ دفتر سے لے کر پُر کر کے دفتر ہی میں دے دیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

قسط نمبر ۲

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے مخلصین

نام	وعدہ	ادائیگی
جماعتِ احمدیہ لندن		
مکرم ایم۔ آر۔ جاوید صاحب	۵۰ پونڈ	۲۰ پونڈ
" " " منجانب والدہ خود	۵۰ "	
" جہانگیر خاں صاحب	۲۰۰ "	
" جہاں زیب خاں صاحب	۲۰۰ "	۵۰ "
" خلیل احمد خاں صاحب	۱۰۰ "	
" کے۔ آر۔ ملک صاحب	۵۰ "	۲۵ "
" خلیل احمد میاں صاحب	۵۰ "	۵ "
" خواجہ رشید قمر صاحب	۲۰۰ "	۵۰ "
" خالد اختر صاحب	۲۰۰ "	۵۰ "
" کلیم احمد ملک صاحب	۵۰ "	۵ "
" کے۔اے۔ ملک صاحب	۳۰ "	۳۰ "
" منیر احمد صاحب کھوکھر	۲۰۰ "	
مکرمہ مسز سجادہ ایم۔اے۔ کھوکھر صاحبہ	۵۰ "	
مکرم منیر الدین صاحب خواجہ	۵۰ "	۲۵ "
" منیر احمد مرزا صاحب	۳۶ "	۱ "
" منیر باجوہ صاحب	۵۰ "	
" منصور احمد شاہ صاحب	۲۰۰ "	۱۰۰ "
" میاں محمد نقی صاحب	۲۰۰ "	
" میر معین الدین صاحب	۱۰۰ "	۳۷ "
" " " منجانب والد خود	۳۶ "	
" میاں رفیع احمد صاحب	۵۰۰ "	۱۲۵ "
مکرمہ مسز پروین رفیع احمد صاحبہ	۵۰ "	۱۰ "
مکرم مسعود الحسن خانصاحب	۵۰ "	
" مسعود احمد بھٹی صاحب	۵۰ "	۳۵ "
" مبارک احمد صاحب ملک	۵۰ "	
" مظفر احمد پرویز صاحب	۱۰۰ "	۲۵ "
" محمد عیسیٰ خاں صاحب	۵۰ "	
" مبشر احمد صاحب	۵۰ "	۵ "
" محمد اصغر لون صاحب	۲۰۰ "	
" محمد افضل ملک صاحب	۵۰ "	

(باقی)

باموقع اراضی قابلِ فروخت

ضلع تھرپارکر سندھ میں دو فصلہ نہر پر واقع سات سو ایکڑ کے قریب زرعی اراضی نزد ریلوے سٹیشن قابلِ فروخت ہے۔ ساری زمین ایک ہی واٹر کورس پر واقع ہے۔ اردگرد احمدی زمیندار بھی ہیں۔ ایسے احمدی زمیندار احباب جو زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ چھوٹے پلاٹس میں بھی زمین فروخت کی جا سکتی ہے۔

غ۔ الف

معرفت دفتر الفضل۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۷